علامہ کیفی اکیڈمی "سدھارتھ نگر یوپی کی انقلابی آواز، مسلک اعلیٰ حضرت اور مشرب صدر الافاضل کا سچا ترجمان"

جنوری تا دسمبر ۲۰۲۰ء

₹:25

سالنامہ

خزائن العرفان

رضا نگر مٹھنا

آئینہ سامنے رکھ دوں تو پسینہ آ جائے

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری

جنت نشاں جموں

امام احمد رضا تاجدار کشور علوم وفنون

اردو تفاسیر میں 'خزائن العرفان' کا مقام

این آر سی پر حکومت کی دوغلی پالیسی

صدر الافاضل، اعلیٰ حضرت کے دست راست

حالات حاضرہ میں مسلمان کیا کریں

دوسرا صلاح الدین ایوبی کیوں نہیں؟

ایڈیٹر ازہر القادری

اشاعت بتعاون خاص

محترم محمد اسرار رضوی

ساکن: بارک پار، دھنگڑھوا، سدھارتھ نگر یوپی

Scanned by CamScanner

مدیر اعلیٰ: **ازہر القادری**

نائب مدیر: **محمد آزاد رضوی**

مدیر مسئول: **نور محمد نعیم القادری**

مدیر منتظم: **شہر عالم رضوی**

جنوری تا دسمبر ۲۰۲۰ء جلد نمبر: ۲ شمارہ نمبر: ۱

قیمت: ۲۵/روپے

YEARLY
KHAZAAINUL IRFAN
"ALLAMA KAIFI ACADEMY"
Tenwan Grant Road, Raza nagar,Matehna
P.o.Khandsari,distt:SiddharthNagar (U.P.)
Pin: 272192
Mob:9559494786,9451207213,9450387786
Email.
sfraza78692@gmail.com
kalamahmad926@gmail.com

نوٹ: مضمون نگار کی ہر رائے سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

مجلس مشاورت

- مفتی محمد حفیظ اللہ نعیمی، بلرام پور
- مفتی محمد شہاب الدین نوری
- مولانا فروغ احمد اعظمی
- مفتی واجد علی یارعلوی
- علامہ مختار احمد قادری مٹھنا
- سید احتشام الدین برکاتی
- مفتی انوار احمد قادری اندور
- مفتی برکت علی قادری مٹھنا
- مولانا غلام سید علی علیمی علیگ
- مولانا محمد اعظم علی لکھنؤ
- مولانا علی حسن ازہری
- مفتی شمس القمر فیضی
- مولانا ضیف اللہ نعیمی
- ڈاکٹر جاوید احمد مالیگاؤں
- مولانا محمد شعیب رضا نظامی
- مولانا غلام جیلانی سحر لکھنؤ

مجلس ادارت

- علامہ یٰس اختر مصباحی دہلی
- علامہ بدرالقادری ہالینڈ
- ڈاکٹر شکیل احمد اعظمی
- مفتی منظور احمد یارعلوی
- علامہ وارث جمال قادری
- علامہ عبدالمبین نعمانی
- مولانا مبارک حسین مصباحی
- مولانا عبدالصمد قادری ناندیڑ
- مولانا افروز احمد چریا کوٹ
- ڈاکٹر محمد عاصم گھوسی
- ڈاکٹر محمد قائم الاعظمی
- مفتی محمد سلیم بریلوی
- محترم غلام مصطفیٰ رضوی
- مولانا محمد ساجد احمد علیمی
- مولانا مبارک علی جلگاؤں

ترسیل زر خط وکتابت کا پتہ

دفتر سال نامہ ''خزائن العرفان'' ٹینواں گرانٹ روڈ، رضانگر مٹھنا، پوسٹ کھنڈسری ضلع سدھارتھ نگر (یو۔پی) انڈیا۔272192

ایڈیٹر ازہر القادری نے الحاج محمد قاسم اشرفی مینیجر مکتبہ قادریہ اٹوا بازار کی معرفت دہلی سے چھپوا کر دفتر سال نامہ ''خزائن العرفان'' رضانگر مٹھنا سے شائع کیا۔

Scanned by CamScanner

☆☆☆☆☆☆☆☆ **خزینے** ☆☆☆☆☆☆☆☆

چھپا کر آستیں میں بجلیاں رکھی ہیں گردوں نے
عنادل باغ کے غافل نہ بیٹھیں آشیانوں میں
ڈاکٹر اقبال

حمد باری تعالیٰ

﴿ ازہر القادری ﴾

دے نہ دولت نہ مال وزر یارب	عیش وعشرت نہ کر و فر یارب
ہے مری عرض مختصر یارب	درد اپنا دے اس قدر یارب
نہ پڑے چین عمر بھر یارب

کیف ومستی سرور دے ایسا	دل میں حب حضور دے ایسا
میرے مالک! ضرور دے ایسا	میری آنکھوں میں نور دے ایسا
تو ہی آئے مجھے نظر یارب

تیری رحمت کرے وفا داری	کیف ومستی سرور ہو طاری
یوں ہی کٹ جائے زندگی ساری	رہے کلمہ زبان پر جاری
جب کہ دنیا سے ہو سفر یارب

ہر گھڑی، شادی وغمی کے وقت	مفلسی اور بے کسی کے وقت
رنج وغم اور بے کلی کے وقت	قبر میں اور جاں کنی کے وقت
رکھنا رحمت کی تو نظر یارب

چاند سورج ہے اور تارا ہے	موج دریا ہے، اس کا دھارا ہے
ساری مخلوق نے پکارا ہے	ذرے ذرے سے آشکارا ہے
تو کسی جا نہیں مگر یارب

سارے عالم کا تو ہی ہے معبود	ساری خلقت کا تو ہی ہے مسجود
سب کو ہے بس! تری رضا مقصود	تیرا جلوہ کہاں نہیں موجود
سب کے دل میں ہے تیرا گھر یارب

سب سے نیارے رسولِ پاک جنھیں	دل کے تارے رسولِ پاک جنھیں
وہ ہمارے رسولِ پاک جنھیں	تیرے پیارے رسولِ پاک جنھیں
تو نے بلوایا عرش پر یارب

ازہر ان کے جمال کا صدقہ	دہنِ شیریں مقال کا صدقہ
آمنہ بی کے لال کا صدقہ	اُن کا اور اُن کی آل کا صدقہ
خاتمہ تو بخیر کر یارب

☆☆☆☆☆☆☆

نوٹ

سارے مضامین تین ماہ پہلے ہی موصول ہوئے ہیں۔ ہر مضمون کو اس کے موقع ومحل کے لحاظ سے دیکھا جائے! (ازہر القادری)

Scanned by CamScanner

اختلاف صحابہ اور ہمارا کردار

مولانا محمد ساجد احمد الجامعۃ الاسماعیلیہ مسولی شریف بارہ بنکی

صحابی:۔ اس بات کو بآسانی سمجھا جا سکتا ہے کہ ہر وہ شخص جس نے سرکار دو عالم ﷺ کو آپ کی حیاتِ ظاہری میں ایمان کی حالت میں آپ سے ملاقات کی ہو اور ایمان ہی کی حالت میں وفات پائی وہ صحابی ہے۔

خلوص صحابہ:۔ یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اعلان نبوت فرمائی تو تمام عزیز و اقارب اور دیگر اہل مکہ آپ کے مخالف ہو گئے اور مسلسل تبلیغ و اظہار معجزات کے باوجود چھ سال کی طویل مدت میں مسلمانوں کی تعداد چالیس بھی نہ پہنچ سکی۔

چھ سال کے بعد مسلمانوں کی جمعیت میں جب قدرے اضافہ ہوا تو علی الاعلان دعوت اسلام عام کی جانے لگی جس کی وجہ سے کفار و مشرکین نے مسلمانوں کو طرح طرح کی تکالیف پہنچانا شروع کیا۔ بالآخر آپ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے اور وہاں چند ہی عرصہ میں اسلام نے اس قدر ترقی کی کہ مسلمانوں کی تعداد لاکھ سے تجاوز کر گئی اور فوج در فوج اسلام میں داخل ہونے لگے۔ اس مقام پر ایک بات قابل غور ہے کہ جن نفوس قدسیہ نے ابتدائے اسلام میں اسلام قبول کیا اور اس کی محافظت میں سخت ترین تکالیف و مصائب کا سامنا کیا، ان کے اس قبول اسلام کا سبب کیا تھا؟ رضائے الٰہی یا حصول منفعت دنیا کے لئے؟ ثانیاً تو بداہۃً باطل ہے کیوں کہ یہ بات کس کو معلوم تھی کہ آگے چل کر محمد عربی ﷺ اتنی عظیم الشان کامیابی حاصل کریں گے، قیصر و کسریٰ کے تاج ان کے قدموں میں ہوں گے۔ اب امر اول از خود ثابت ہوتا ہے کہ ان کا مقصد فقط رضائے رب العٰلمین تھی جس کی خاطر جتنی بھی اذیتیں اٹھا سکتے تھے اٹھائیں۔

یہ عالم تھا عام صحابہ کے خلوص، استقامت فی الدین اور ثابت قدمی کا، تو اخص صحابہ کا عالم کیا ہوگا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

سب صحابہ کی حرمت:۔ بھلا اس خاک دان گیتی پر کون ہوگا جو سب و شتم کو اچھا جانتا ہو، خوب صورت زیور تصور کرتا ہو، سوائے اس کے کہ لوگ برا ہی جانتے ہوں، اب رہا مسئلہ اصحاب النبی ﷺ کے تقدسات کو پامال کرنے کا، ان کی عظمت سے کھیلنا اپنا معیار سمجھنے کا، سب و ستم کرنے کا، تو سنو! آپ اگر مسلمان ہیں تو آپ کے لیے نظام اسلام کے ذریعہ دیے گئے جو ضابطے اور قوانین ہیں انھیں تسلیم کرنا پڑیگا، جب کسی مسئلہ میں آپ کو صحیح اور غلط کی تمیز از روئے شرع نہ ہو سکے تو پوچھو ان سے جو مسلک و مذہب کی ضمانت ہیں۔ مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کا فرمان عالی شان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: **"لا تسبوا اصحابی لا تسبوا اصحابی"** (۱) / ایک دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں **"من سب اصحابی فعلیه لعنة الله والملئكة و الناس اجمعين لا يقبل منه صدق و لاعدلٌ"** (۲) اب اس حوالے سے فقہائے اسلام کا حکم سنیے!

محرر مذہب شافعیہ امام نوی لکھتے ہیں: **"اعلم ان سب الصحابة حرامٌ من فواحش المحرمات ملابس الفتن منهم"** وغیرہ۔ (۳) **"لا يحل لاحدٍ ان يسب احداً من الصحابة جميعهم الصغارى منهم و الكبارى من شهد منهم الوقائع ومن لم يشهد المتقدم منهم والمتأخركلهم سواء فى عدم جواز التعرض لى جنابهم اوالتنقص "** (۴) امام شافی فرماتے ہیں **"من قال انه كانو على الدلالت و كفر فانه يقتل "** (۵) امام سحنون فرماتے ہیں **"فيمن قال ذلك فى الخلفاء الاربعة ويكل فى غيرهم و عنه ايضاً انه يقتل فى الجميع كقول ملك "** (۶) امام خطابی بیان فرماتے ہیں **"و ان من سب بغير ذالك فان سبهم بما**

Scanned by CamScanner

یوجب الحد کلقذف حد للقذف ثم ینکل التنکل الشدید بالاھانۃ وطول السجن" (۷) فتاویٰ ہندیہ میں "الروافضی اذا کان بہ الشخین و یلعنھما و العیاذ باللّٰہ فھو کافر" (۸).

ان تمام نصوص مذاہب اربعہ سے جمہور فقہاے احناف و مالکیہ کے مذہب پر ''سب صحابہ کی تکفیر کی جائے گی'' کی تائید وتوثیق ہوتی ہے۔

''فضائل و مناقب''

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب میں بہت سی احادیث طیبہ منورہ کا ورود بزبانی محمد عربی ﷺ منقول ہے جس میں اختصاراً چند نصوص آپ کی طبع ناز کو پیش خدمت ہے۔

(۱) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت مقدسہ ''الذین ینفقون اموالھم باللیل و النھار سواء علانیۃ'' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق نازل ہوئی۔

(۲) حضرت زر بن جیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم سے محبت صرف مومن کرے گا اور بغض منافق کرے گا۔

(۳) حضرت ام عطیہ رضی المولیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ طائف کے دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی سے کافی دیر تک سرگوشی فرمائی اور فرمایا کہ میں نے علی سے سرگوشی میں کلام نہیں کیا یہ اللہ نے کلام کیا تھا۔

(۴) حضرت عمران بن حصین بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھ سے اور میں علی سے ،وہ میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔

(۵) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی یعلیٰ نے روایت فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا میں مولیٰ اس کا علی مولیٰ۔

(۶) مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ،اے اللہ اس سے محبت کر جو علی سے محبت کرے اور اس سے نفرت فرما جو علی سے بغض رکھے۔

(۷) ابن ظالم کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن نفیل کے آکر کہا کہ میں جتنی محبت علی سے کرتا ہوں کسی اور سے اتنی محبت نہیں کرنا انھوں نے کہا تم ایک جنتی شخص سے محبت کرتے ہو۔

(۸) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت کی بشارت دی۔

(۹) حضرت عبد اللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا۔ حضرت علی نے آکر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔

(۱۰) حضرت علی بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسنین کریمین کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا جس نے مجھ سے محبت کی اور ان دونوں سے محبت اور ان کے ماں اور باپ سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔(۹)

''فضائل و مناقب''

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) حضرت عبد الرحمٰن بیان فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا ''اے اللہ! ان کو ہدایت دے۔

(۲) حضرت امام ابن سعد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ کے بارے میں دعا فرمائی ''اے اللہ اس کو کتاب کا علم عطا کر، اس کو شہروں پر فتح یاب فرما اور اس کو عذاب سے بچا۔

Scanned by CamScanner

(۳) مروی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاویہ کبھی مغلوب نہیں ہوگا۔

(۴) حضرت عبد اللہ بن عباس بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیل آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! معاویہ کو سلام کہیں اور ان کے ساتھ خیر خواہی کریں کیونکہ وہ اللہ کی کتاب اور اسکی وحی پر امین ہے۔

(۵) مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ کو بایں الفاظ "اللہ تم کو اپنے نبی کی طرف سے جزائے خیر دے"، "اے اللہ اس کو ہدایت دے، برے کاموں سے دور رکھ اور اس کی اگلی اور پچھلی باتوں کی مغفرت فرما"

(۶) حضرت عرباض بن ساریہ کہتے ہیں کہ حضرت واثلہ اسقع سے مروی ہے کہ امین ۳/ہیں ۔۱۔جبرئیل ۔۲۔میں ،"سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" اور ۳۔معاویہ

(۷) حضرت عبداللہ بن بسر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے لئے بلاؤ! ان کو بلایا گیا جب ان کے سامنے کھڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے معاملات ان پر پیش کرو ! اور اس کو اپنے معاملات پر گواہ بناؤ کیونکہ یہ قوی اور امین ہے۔

(۸) حضرت معاویہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے بعد میرے امت پر حکمراں ہوگے جب وہ وقت آئے تو ان میں نیکوں کو قبول کرنا اور بروں کو درگزر کرنا

(۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین سے واپسی کے بعد فرمایا کہ معاویہ کی حکومت کو پسند نہ کرو!(۱۰)

خلاصہ:۔ ان تمام نصوص سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہادی، مہدی، اور سبب ہدایت، عالم کتاب وحساب، کاتب وحی، غالب وفاتح محارب ومصاحب، محفوظ عن الخطا الذی اخذ بہ، محفوظ از عذاب، منصف، فارق بین الحق والباطل، حاکم اسلام، امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین جیسے عہدۂ مبارکہ اور اوصاف حمیدہ مطہرہ سے متصف تھے۔

علی ومعاویہ کے درمیان اتصال

امام ابن عسا کر روایت نقل فرماتے ہیں:۔"افـــی علـی تقولین......فکان کاسد الحاذر، والربیع النائر و الفرات الذاخر و القمر الظاهر، فاما الاسد فاشبه علـی منه صرامته و مضاۂ واما الربیع فاشبه علی منه حسنـه و بهائـه ، واما الفرأت فاشبه علی منه طیبه و سخائـه ، فـما تعظمطت علیه فما قم العرب الشاذة ......وعـلی من هامات قریش ذواتبها وسنام قائم علیه و علی علامتها فی شامخ"(۱۱)

اس روایت کی تنقیح کرتے ہوئے علامہ عبد القادر بدایونی علیہ الرحمہ رقمطراز ہوتے ہیں "حضرت عقیل کے بھائی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے قریبی ساتھی تھے اور دوسری طرف زیاد بن ابی سفیان حضرت علی کے قریبی تھے اور آپ نے انہیں ایران وخراسان کا گورنر مقرر کر رکھا تھا۔ ایک بار حضرت معاویہ کے پاس آپ بیٹھے تھے تو حضرت معاویہ نے جی کھول کر حضرت علی کی تعریف کی اور انہیں بہادری اور چستی میں شیر ،خوبصورتی میں موسم بہار جود وسخا میں دریائے فرات سے تشبیہ دی اور کہا اے عقیل میں علی بن ابی طالب کے بارے میں کیسے نہ کہوں ۔علی قریش کے سرداروں میں سے ایک ہیں اور وہ سبزہ ہیں جس پر قریش قائم ہیں علی میں بڑائی کے تمام علامات بدرجۂ اتم موجود ہیں"(۱۲)۔

ٹھیک اسی طرح حضرت علی کا بیان سنیے!

مصنف ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں کہ "جنگ صفین کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! آپ امیر معاویہ کی گورنری کو ناپسند نہ کرنا! اگر آپ نے انھیں کھودیا تو آپ دیکھو گے کہ سر اپنے شانوں سے اس طرح کٹ کٹ کر گریں گے جیسے" حنظل کا پھل" اپنے درخت سے ٹوٹ ٹوٹ کر گرتا ہے"(۱۳)

مذکورہ دونوں نصوص کو بار بار پڑھیئے اور ان دونوں نفوس قدسیہ کے درمیان حسن ظن وباہمی تعلقات کے سنگم کا حسین نظارہ اپنے آنکھوں سے دیکھتے ہوئے فیصلہ کیجئے کہ حق یہ ہے یا وہ قصص و واقعات جن کو مورخین نے بزعم خویش گڑھ کر دونوں اصحاب کے خلاف زہر اگلنے کی کوشش کی۔

Scanned by CamScanner

مشاجرات صحابہ:۔

امام غزالی فرماتے ہیں ’’حضرت امیر معاویہ اور حضرت علی کے درمیان جو معاملہ ہوا وہ اجتہاد پر مبنی تھا افضل ترین علما نے کہا ہر مجتہد مصیب ہے اور بہت سارے علما نے کہا مصیب ایک ہی ہے اور کسی بھی ذی علم نے حضرت علی کو اصلا خطا پر قرار نہیں دیا‘‘(۱۴)

سیدنا سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ’’حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عائشہ کے اور حضرت معاویہ کے درمیان جو لڑائی ہوئی اس حوالے سے امام احمد بن حنبل نے نص فرمائی ہے کہ اس بارے میں اور صحابہ کرام کے درمیان ہونے والے مشاجرات میں سے کسی کے بارے میں کلام نہ کیا جائے اس معاملہ میں حضرت علی حق پر تھے ان کے پاس لڑائی کا جواز موجود تھا اسی طرح ان کے مقابل افراد کے پاس بھی لڑائی کا جواز موجود تھا اس لئے ہمارے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ اس معاملہ میں خاموش رہیں ان کے معاملے کو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹا دیں‘‘(۱۵)

امام عبد الوہاب شیرانی فرماتے ہیں ’’مشاجرات صحابہ میں زبان بند رکھنا واجب ہے اور اس بات کا اعتقاد رکھنا واجب ہے کہ وہ سب ثواب کے مستحق اور یہ اس وجہ سے کہ وہ سب اہل سنت اتفاق کے ساتھ عادل ہیں‘‘(۱۶)

علامہ عبدالعزیز بن احمد ملتانی پرہاروی فرماتے ہیں ’’محققین نے ذکر کیا ہے کہ مشاجرات صحابہ کا ذکر حرام ہے کیونکہ اس میں اندیشہ ہے کہ یہ بعض صحابہ کے بارے میں بدگمانی کا باعث ہوگا اور اس موقف کی تائید حدیث پاک سے ہوتی ہے بے شک اہل سنت کو یہ واقعات ذکر کرنے میں مجبور کر دیا گیا کیونکہ بدعتیوں نے اس میں کئی بہتان اور جھوٹی باتیں گڑھ لیں۔ یہاں تک کہ متکلمین نے یہ مذہب اختیار کیا کہ مشاجرات صحابہ کی تمام روایتیں جھوٹ ہیں اور یہ کتنا اچھا قول ہے مگر یہ کہ ان میں بعض امور تواتر سے ثابت ہیں اور اہل سنت و جماعت کا اجماع ہے کہ ان امور میں جو کچھ ثابت ہیں ان کی تاویل کی جائیگی تا کہ عامۃ الناس کو وسوسوں سے بچایا جا سکے بہر حال جو قابل تاویل نہ ہوں وہ مردود ہیں بے شک صحابہ کی فضیلت ان کی حسن سیرت اور ان کا حق کی پیروی کرنا نصوص قطعیہ اور جماعت حقہ کے اجماع سے ثابت ہے تو یہ اخبار آثار ان کے مقابل میں کیسے آ سکتی ہیں بالخصوص متعصب کذاب رافضیوں کی روایات‘‘۔(۱۷)

امام ابن حجر ہیتمی فرماتے ہیں ’’صحابہ کرام کے درمیان جو قتال ہوا وہ فقط دنیا پر ہی محصور ہے، بہر حال آخرت کے معاملات میں وہ سب مجتہد اور ثواب کے مستحق ہیں۔ البتہ ان کے درمیان ثواب میں فرق ضرور ہے کیونکہ جس نے اجتہاد کیا اور درستگی کو پالیا جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے پیروکار، ان کے لئے دو اجر ہے بلکہ دس اجر ہے جیسا کہ ایک روایت میں ہے اور جس نے اجتہاد کیا اور خطا کی جیسے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے لئے ایک اجر ہے یہ تمام رضائے الٰہی کے طلب گار تھے اور انھوں نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو علوم حاصل کیے ان کی روشنی میں اپنے اجتہاد و گمان میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر رہے ہیں۔ اگر تو دین میں فتنوں، بدعتوں، عناد اور ضیاع سے سلامتی چاہتا ہے تو اس پر متنبہ رہ‘‘۔(۱۸)

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد بن سرہندی فرماتے ہیں ’’حضرت امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں فرمایا کہ ہم سے بغاوت کرنے والے ہمارے بھائی ہیں، یہ نہ کافر ہیں، نہ فاسق ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس تاویل موجود ہے جو ان کو کافر و فاسق کہنے سے روکتی ہے۔ اہل سنت اور رافضی دونوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ لڑائی کرنے والوں کو خطا پر سمجھتے ہیں۔ اور دونوں امیر معاویہ کے حق پر ہونے کے قائل ہیں لیکن اہل سنت حضرت امیر سے جنگ کرنے والوں کے حق میں محض خطا کے لفظ سے زیادہ سخت الفاظ استعمال کرنا جائز نہیں سمجھتے اور زبان کو ان طعن و تشنیع سے بچاتے ہیں اور حضرت خیر البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ ہونے کا حیا کرتے ہیں‘‘(۲۰)

امام اہل سنت سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ’’اہل سنت کے عقیدہ میں تمام صحابہ کرام کی تعظیم فرض ہے ان میں سے کسی پر طعن کرنا حرام ان کے مشاجرات میں خوض ممنوع حدیث میں ارشاد ہے ’’اذا ذکر اصحابی فامسکوا جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو بحث و خوض سے اجتناب کرو۔

Scanned by CamScanner

رب عزوجل عالم الغیب والشہادہ ہے اس نے صحابۂ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو قسمیں فرمائی: (۱) مومنین قبل الفتح جنھوں نے فتح مکہ سے پہلے راہ خدا میں خرچ و جہاد کیا۔ (۲) مومنین بعد فتح جنھوں نے بعد کو۔ فریق اول کو دوم پر تفضیل عطا فرمائی کہ ''لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجة من الذین انفقو من بعد و قاتلوا ،یعنی تم میں برابر نہیں وہ جنھوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا، وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنھوں بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا۔ ت.

اور ساتھ ہی فرمایا ''کلا وعد اللّٰہ الحسنیٰ'' دونوں فریق سے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ فرمالیا۔ ان کے افعال پر جاہلانہ نکتہ چینی کا دروازہ بھی بند فرمایا کہ ساتھ ہی ارشاد ہوا ''واللّٰہ بما تعملون خبیر''.

اللہ کو تمہارے اعمال کی خوب خبر ہے۔ یعنی جو کچھ تم کرنے والے ہو وہ سب جانتا ہے بایں ہمہ تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا خواہ سابقین ہوں یا لاحقین۔

اور یہ بھی قرآن عظیم سے بھی پوچھ دیکھئے کہ مولیٰ عزوجل جس سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا اس کے لئے کیا فرماتا ہے'' ان الذین سبقت لھم منا الحسنیٰ اولئک عنھا مبعدون لا یسمعون حسیسھا وھم فی ما اشنھب انفسھم خٰلدون لا یحزیھم الضرع الاکبر و تتلقھم الملئکة ھٰذا یومکم الذی کنتم توعدون '' یعنی بے شک جن ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں اس کی بھنک تک نہیں سنیں گے اور وہ اپنی منمانی مرادوں میں ہمیشہ رہیں گے انہیں غم میں نہ ڈالیگی بڑی گھبراہٹ ،فرشتے ان کی پیشوائی کو آئیں گے یہ کہتے ہوے کہ یہ تمہارا وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ تھا۔

سچا اسلامی دل اپنے رب عزوجل کا یہ ارشاد عام سن کر کبھی کسی صحابی پر نہ سوء ظن کر سکتا ہے نہ اسکے اعمال کی تفتیش کر سکتا ہے بفرض تم حاکم ہو یا اللہ! تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ! انتم اعلم ام اللہ! کیا تمہیں زیادہ علم ہے یا اللہ کو دلوں کی خبر رکھنے والا سچا حاکم یہ فیصلہ کر چکا کہ مجھے تمہارے سارے اعمال کی خبر ہے میں تمسے بھلائی کا وعدہ فرما چکا اسکے بعد مسلمانوں کو اس کے خلاف کی گنجائش کیا ہے! ضرور ہر صحابی کے ساتھ حضرت کہا جائیگا ضرور رضی اللہ تعالی عنہ کہا جائیگا ضرور اس کا اعزاز واحترام فرض۔ ولو کرہ المجرمون. اور ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں ،،ان کی خطا خطاے اجتہادی تھی اس پر الزام معصیت عائد کرنا ارشاد الٰہی کے صریح خلاف ہے۔ (۲۱)

حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہل خیر وصلاح ہیں اور عادل، ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔ کسی صحابی کے ساتھ سوے عقیدت بد مذہبی و گمراہی و استحقاق جہنم ہے کہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بغض ہے ایسا شخص رافضی ہے اگر چہ چاروں خلفاء کو مانے اور اپنے آپ کو سنی کہے مثلاً حضرت امیر معاویہ اور ان کے والد ماجد حضرت ابوسفیان اور حضرت جنید اور ان کی والدہ ماجدہ، اسی طرح حضرت سیدنا عمرو بن عاص، حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم، حتی کہ حضرت وحشی رضی اللہ جنھوں نے قبل اسلام حضرت سیدنا سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا اور بعد اسلام اخبث الناس خبیث مسلیمہ کذاب ملعون کو واصل جہنم کیا۔ وہ خود فرمایا کرتے تھے خیر الناس اور شر الناس دونوں کو قتل کیا۔ ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی تبرا ہے اور اس کا قائل رافضی ہے اگر چہ حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی توہین کے مثل نہیں ہو سکتی کہ ان کی توہین ہے بلکہ اس کی خلافت سے انکار ہی فقہاے کرام کے نزدیک کفر ہے۔ کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو کسی صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے باہم جو واقعات ہوئے ان میں پڑنا حرام حرام سخت حرام ہے۔

مسلمانوں کو یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ سب آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جانثار اور سچے غلام ہیں تمام صحابہ اعلیٰ وادنیٰ اور ان میں کوئی ادنیٰ نہیں سب جنتی ہیں، وہ جہنم کی بھنک نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی من مانی مرادوں میں رہیں گے، محشر کی بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی، فرشتے ان کا استقبال کریں گے۔

Scanned by CamScanner

کہ یہ وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔ یہ سب مضمون قرآن عظیم کا ارشاد ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیاء نہ تھے، فرشتے نہ تھے کہ معصوم ہوں۔ ان میں بعض سے لغزشیں ہوئیں مگر ان کی گرفت کسی بات پر اللہ و رسول کے خلاف ہے......

جب اللہ نے ان کے تمام اعمال جان کر حکم فرمایا کہ ان سب سے ہم جنت، عذاب و کرامت اور ثواب کا وعدہ فرما چکے ہیں تو دوسرے کو کیا حق رہا کہ ان کی کسی بات پر طعن کرے؟ کیا طعن کرنے والا اللہ تعالیٰ سے جدا اپنی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد تھے، ان کا مجتہد ہونا حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث صحیح بخاری شریف میں بیان فرمایا ہے، مجتہد سے صواب و خطا دونوں صادر ہوتے ہیں۔ خطا دو قسم ہے خطا عنادی یہ مجتہد کی شان نہیں اور خطا اجتہادی: یہ مجتہد سے ہوتی ہے اور اس پر عنداللہ اصلاً مواخذہ نہیں۔ مگر احکام دنیا میں وہ دو قسم ہے خطا مقرر کہ اس کے صاحب پر انکار نہ ہوگا یہ وہ خطا اجتہادی ہے جس سے دنیا میں کوئی فتنہ نہ ہو جیسے ہمارے نزدیک مقتدی کا امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

دوسری خطا منکر، یہ وہ خطا اجتہادی ہے جس کے صاحب پر انکار کیا جائے کہ اس کی خطا باعث فتنہ ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت سیدنا امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خلاف اسی قسم کی خطا کا تھا۔ اور فیصلہ وہ جو خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مولیٰ علی کی ڈگری اور حضرت امیر معاویہ کی مغفرت ہے۔(۲۲)

ان تمام نصوص وارشادات کی روشنی میں باتفاق علمائے جمہور یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ ہمیں اصحاب کرام کے درمیان ہو کے مشاجرات میں کلام کرنا اپنے کو بدکردار و بداخلاق اور گمراہ و فاسق بنانے کے سوا کچھ نہیں۔ لہٰذا حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ کے درمیان ہوئے مشاجرات میں کف لسانی ہی راہ نجات ہے۔ وعلیہ الجمھور ...

☆ حوالہ جات ☆

(۱) الصحیح البخاری، ج:۳۔ص۔۱۳۴۳، رقم:۔۳۴۷ ۔م دادر قم (۲) الکامل فی الصعھا\۳۶۳۱۳:دادالفکر (۳) حاشیہ المسلم ۲\۳۱۰۱م اصح الطابع (۴) ایضاً :(۵) اکمال اکمال المعلم ۶۲\۶، ۳۶۱ م: داد الکتب العلمیۃ ۔ (۶) بیان امام خطابی (۷) اکمال اکمال المعلم : ۶\۶۲، ۳۶۱ م: داد الکتب العلمیۃ (۸) ایضاً (۹) فتاویٰ ہندیہ؛ حوالہ شرح مسلم سعدی؛ ۶\۱۲۰۸ برکات رضا؛ ۱\۶۲۴ ۔م بولاق مصر (۱۰) اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ : ۱\۷۲، ۸۷۱ م:دادحزم (۱۱) شرح مسلم سعدی؛ن ج۶/ (۱۲) تاریخ دمشق لابن عساکر؛ ۴۲\۴۱۶۱م دادمکتب العلمیۃ بیروت (۱۳) اختلاف علی ومعاویہ ۔۲۸ (۱۴) مصنف ابن ابی شیبہ ۳/۱۴۔رقم :۸۸۵ دارالکتب العلمیۃ (۱۵) احیاء العلوم : کتاب فوائد العقائد؛ الفصل الثالث: ۱/۱۵م: دارالمعرفۃ بیروت (۱۶) غنیۃ الطالبین: القسم الثانی فی العقائد: فصل فی فضل الامۃ : ص۔ ۱/۱۶۲ دار الکتب العلمیۃ (۱۷) البوافیت الجواہر؛ المجث الرابع والاربعون ۔۲۰/۴۴۵ ؛ دار الاحیاء التراث (۱۸) الناھیۃ عن طعن امیر المومین معاویۃ : فصل فی النھی عن ذکر النشاجر؛ ۳۳ م :غراس کویۃ (۱۹) تطہیر الجنان: مقدم الکتاب فی فضل الصحابہ: ۳۴/م: دارالصحابہ للتراس (۲۰) مکتوبات، مکتوب: ۳۶ ......۲/۹۰، م: ضیاء القرآن لاہور صفحہ نمبر ۶ (۲۱) فتاویٰ رضویہ شریف ؛ ۲۹\۲ ۲۲۸۳م : برکات رضا پور بندر (۲۲) بہار شریعت ؛ ۱\۲۶۵۔۲۵۲ م: مکتبۃ المدینہ کراچی۔

نوٹ:۔ اس میں سے اکثر کتابیں دستیاب نہ ہونے کی بنیاد پر برقی ذرائع سے حاصل کی گئی ہیں۔ (مضمون نگار)

☆☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner